سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۳۳

اُمیدِ مغفرت و رحمت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلۂ مواعظِ حسنہ نمبر ۳۲

اُمیدِ مغفرت و رحمت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم اُمت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

بہ فیضِ صحبتِ ابرار و درد محبت ہے
بہ امیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا دامت برکاتہم کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

ضروری تفصیل

وعظ : اُمیدِ مغفرت ورحمت

واعظ : عارف باللہ مجدِ دِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۱؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹؁ھ مطابق ۱۳؍ستمبر ۱۹۹۸؁ء بروز اتوار

مقام : سن فاز مصالحہ فیکٹری، ایکسپورٹ پروسسنگ زون، لاندھی، کراچی

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۲۸؍ربیع الثانی ۱۴۳۶؁ھ مطابق ۱۸؍فروری ۲۰۱۵؁ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشرو اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین ومحبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشرو اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہوکر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہوسکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

ناظم شعبۂ نشرو اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

عرضِ مرتب ۵
تعمیرِ حال اور تعمیرِ مستقبل کا سامان ۷
گناہ کی دو تکلیفیں ۸
گناہ کی تکلیفوں کا مداوا ۸
استغفار سے لفظ ربّ کا ربط ۹
مغفرت کا غیر محدود سمندر ۱۰
حدیث اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ کی عاشقانہ شرح ۱۰
حق تعالیٰ کا محبوب عمل ۱۱
فرضیتِ تقویٰ کا عاشقانہ راز ۱۳
مغفرت سے طلبِ رحمت کا ربط ۱۴
رحمت کے چار معنیٰ ۱۵
گناہوں کے نقصانات ۱۶
عظیم الشان ذکر ۱۶
توبہ کرنے والا بھی اللہ کا محبوب ہے ۱۸
توبہ سے محبوبیت کی ایک عجیب تمثیل ۱۸
ندامت کے آنسوؤں کی کرامت ۱۹

مری رسوائیوں پر آسماں رویا زمیں روئی
مری ذلت کا لیکن آپ نے نقشہ بدل ڈالا
بہت مشکل تھا میرے نفسِ اژدر کا چت ہونا
تری اک ضربِ الہامی نے اس کا سر کچل ڈالا

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عرضِ مرتب

پیش نظر وعظ مسمیٰ بہ ”اُمیدِ مغفرت ورحمت“ جناب فیروز میمن صاحب کی دعوت پر ان کی فیکٹری میں ہوا جہاں بہت سے احباب جمع ہوگئے تھے۔ فیروز میمن صاحب حضرت کے خاص محبین میں ہیں اور حضرت کے خلیفہ بھی ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے حضرت والا نے یہ دعوت قبول فرمائی ورنہ بوجۂ ضعف اب حضرت والا کا کہیں جانے کا معمول نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ مغفرت ورحمت کے متعلق عجیب وغریب بیان تھا جو کمیت کے اعتبار سے اگرچہ مختصر لیکن کیفیت کے اعتبار سے عجب کیمیا اثر اور دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ لگانے والا ہے۔ خود حضرت والا پر ایک عجیب کیفیت اور عجیب عالم وارفتگی تھا جو اس سے پہلے احقر نے نہیں دیکھی، چہرہ مبارک تمتمارہا تھا۔ آنکھیں سرخ اور اشک آلود تھیں جس سے حضرت کی شانِ دل ربائی ومحبوبیت میں ایک عجیب اضافہ ہورہا تھا۔ احقر کو اپنے اشعار یاد آرہے تھے جو حضرت اقدس کی شان میں ہیں۔

تری آنکھوں سے ملاتی نہیں آنکھیں نرگس
اس کی آنکھوں میں تری مستیٔ خم خانہ نہیں

سرنگوں حسن بتاں سامنے عظمت کے تری
تری صورت سی کوئی صورت جانانہ نہیں

ہیچ تاکیا ہے یہاں جاہ وجلال شاہاں
تری صورت سی کوئی صورت شاہانہ نہیں

آہ! صرف محروم القسمت اور کورِ بصیرت ہی یہاں محروم رہ سکتا ہے ورنہ حضرت والا کی ذات والاصفات آفتابِ آمد دلیل آفتاب کا مصداق ہے اسی لیے احقر کا شعر ہے۔

نہیں دیوانۂ حق جو ترا دیوانہ نہیں
ہائے وہ روح کہ جس نے تجھے پہچانا نہیں

جان سکتا ہی نہیں وہ کہ محبت کیا ہے
جس نے تیرا ہے سنا نعرہ مستانہ نہیں

اس کو ہو سکتی نہیں حرفِ محبت کی شناخت
یعنی اس دور میں جو بھی ترا دیوانہ نہیں

اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس کے مے خانہ محبت کا فیض تا ابد جاری رکھے۔

مفت بٹتی ہے مئے ناب محبت یاں پر
ترے مے خانے سا دیکھا کوئی مے خانہ نہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور قیامت تک امتِ مسلمہ کو اس وعظ سے مستفید فرماوے اور ایک سو بیس سال تک مع صحت وعافیت، دین کی عظیم الشان خدمت اور شرفِ قبولیت کے ساتھ حضرتِ اقدس کو سلامت باکرامت رکھے اور قیامت تک حضرت کے فیوض وبرکات کو جاری رکھے۔

اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

مرتب:
یکے از خدام
عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

❁❁❁❁

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

www.khanqah.org

اُمیدِ مغفرت ورحمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾[۱]

وَقَالَ تَعَالٰى اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾[۲]

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ[۳]

تعمیرِ حال اور تعمیرِ مستقبل کا سامان

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے رب سے مسلسل مغفرت مانگتے رہو۔ یہ مسلسل کا لفظ میں نے کیوں استعمال کیا؟ کیوں کہ اِسْتَغْفِرُوْا امر ہے اور امر بنتا ہے مضارع سے اور مضارع کے اندر تجددِ استمراری کی خاصیت ہوتی ہے یعنی بار بار اس کام کو کیا جائے۔ عربی قواعد (گرامر) کی رو سے فعل مضارع میں دو زمانہ پایا جانا لازم ہے، ایک زمانہ حال اور دوسرا زمانہ مستقبل، تو معنیٰ یہ ہوئے کہ موجودہ حالت میں بھی ہم سے مغفرت مانگو اور آیندہ بھی مانگتے رہنا، لہٰذا یہ آیت دلیل ہے کہ ہم سے خطائیں ہوں گی موجودہ حالت میں بھی اور آیندہ

---

۱ نوح: ۱۰

۲ الرعد: ۲۸

۳ مشکوٰۃ المصابیح: ۲۰۶/۱، باب الاستغفار والتوبۃ، المکتبۃ القدیمیۃ

حالت میں بھی لیکن اللہ ایسا کریم مالک ہے جس نے اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ کا حکم دے کر ہمارا حال بھی بنادیا اور مستقبل بھی بنادیا۔ واہ! کیا شان ہے مالک کی کہ تعمیرِ حال اور تعمیرِ مستقبل دونوں کا سامان اس آیت میں اپنے کرم سے نازل فرمادیا کہ موجودہ حالت میں تم سے کوئی خطا ہوجائے تو ہم سے معافی مانگ لو اور اگر آیندہ بھی ہوجائے تو ناامید نہ ہونا ہم سے معافی مانگ لینا۔ اور یہاں ربّ کیوں نازل کیا کہ پالنے کی محبت ہوتی ہے، جیسے اماں ابا سے معافی کی بچوں کو جلد اُمید ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں ربّ نازل فرماکر بتادیا کہ اپنے پالنے والے سے نااُمید نہ ہونا، میں تمہارا پالنے والا ہوں اور پالنے والا جلد معاف کرتا ہے لہٰذا مغفرت مانگتے رہو، بخشش مانگتے رہو اور بخشش مانگنے میں مزہ بھی تو ہے، مغفرت مانگنے کا الگ مزہ ہے۔

گناہ کی دو تکلیفیں

گناہ کرنے سے بندے کو، عاشق باوفا کو دو تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ غم ہوتا ہے کہ مجھ سے کیوں نالائقی ہوئی اور میں نے اپنے پالنے والے کو کیوں ناراض کیا۔ دوسرے ہر گناہ سے روح کو تکلیف پہنچتی ہے کیوں کہ گناہ سے بندہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوجاتا ہے۔ ماں باپ سے دوری باعثِ غم ہے یا نہیں؟ تو اصلی پالنے والا تو اللہ ہے۔ اس حقیقی پالنے والے کی دوری سے کس قدر غم ہوگا جبکہ ماں باپ اصلی پالنے والے نہیں، متولی ہیں۔ پالنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو متولی بنایا گیا ہے، اگر ماں باپ ہی اصلی پالنے والے ہوتے تو ان کے مرنے کے بعد بچے کو مرجانا چاہیے تھا، ماں باپ کی موت کے بعد بچوں کی موت لازمی ہوتی لیکن جب ماں باپ نہیں ہوتے تو بھی تو بچہ پل جاتا ہے کیوں کہ اصلی پالنے والا تو زندہ ہے لہٰذا آپ دیکھتے ہیں کہ کتنے یتیم بچے اپنے ماں باپ کے زمانۂ پرورش سے زیادہ اعلیٰ درجہ کی پرورش پاجاتے ہیں۔

گناہ کی تکلیفوں کا مداوا

تو اللہ تعالیٰ نے ربّ نازل فرمایا کہ اگر تم سے نالائقی ہوگئی اور گناہ سے تم کو دو غم ہوئے ایک تو میری ناراضگی کا غم اور دوسرے تمہاری روح کو تکلیف ہوئی کہ اپنے پالنے والے

سے الگ ہوگئے۔ جیسے لائق بیٹا ماں باپ سے جدا ہوتا ہے تو اسے غم ہوتا ہے تو میں لفظ رب نازل کررہاہوں کہ دیر نہ کرو، اپنے پالنے والے سے معافی مانگ لو، تو اللہ تعالیٰ نے ہماری دونوں تکلیف دور کرنے کا اس استغفار میں انتظام فرمادیا کہ معافی مانگ کر تم اپنے پالنے والے سے پھر قریب ہو جاؤ گے۔ گناہ سے جو دوری ہوئی تھی استغفار کی برکت سے تمہاری دوری حضوری سے بدل جائے گی، اور گناہ سے تمہاری روح کو جو پریشانی اور بے قراری تھی جب استغفار کرو گے، اللہ سے مغفرت کی بھیک مانگو گے، اپنی بخشش مانگو گے، تو کیا ہوگا؟ وہ پریشانی سکون سے بدل جائے گی، کیوں کہ ہر نیکی اللہ تعالیٰ سے قریب کرتی ہے اور ہر گناہ اللہ تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔ نافرمانی کا اللہ تعالیٰ سے دور کرنا یہ کون سی ایسی باریک بات ہے جو سمجھ میں نہ آئے۔ ہر بندہ جانتا ہے کہ گناہ سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے، لہٰذا اِسۡتَغۡفِرُوۡا نازل فرمایا کہ اے میرے بندو! مجھ سے معافی مانگتے رہو فی الحال بھی اور آیندہ بھی یعنی فی الحال بھی اُمید دلادی اور مستقبل کی بھی اُمید دلادی کہ اگر آیندہ بھی تم سے کوئی خطا ہو جائے تو معافی مانگ لینا کیوں کہ مضارع کے اندر حال اور استقبال دونوں زمانہ ہوتا ہے اور ربّ نازل کرکے اور زیادہ اُمید دلادی کہ میں تمہارا پالنے والا ہوں، پالنے والا جلد معاف کر دیتا ہے اور گناہ سے جو تکلیف اور جو دوری ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اُسے لذت سے بدل دیا کہ جب کہو گے اے میرے پالنے والے! تو کیا قرب نہیں ہوگا؟

استغفار سے لفظ ربّ کا ربط

بچہ جب کہتا ہے کہ ابّا معاف کردو تو کیا وہ ابّا سے قریب نہیں ہوجاتا؟ جو صاحبِ اولاد ہیں ان سے پوچھو کہ اگر اولاد ابّا نہ کہے خالی یہ کہے کہ معاف کر دیجیے تو ابا کو مزہ نہیں آئے گا لیکن جب بچہ یوں کہتا ہے کہ اے ابا! اے میرے ابو! اے میرے بابا! مجھے معاف کر دیجیے تو کیا ابا کے لفظ سے ابا کے دل پر کیفیت طاری نہیں ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دریامیں طوفان اور جوش لانے کے لیے یہاں ربّ نازل کیا اور اپنے بندوں کو سکھایا کہ ہم سے یوں کہو کہ اے میرے پالنے والے! مجھ کو معاف کر دیجیے، مجھ سے نالائقی ہوگئی، اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ اپنے پالنے والے سے معافی مانگو۔

مغفرت کا غیر محدود سمندر

اور آگے فرمایا اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یعنی اللہ تعالیٰ صرف بخشنے والا ہی نہیں ہے، بہت زیادہ بخشنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ غافر نہیں ہے، غَفَّارٌ ہے، مغفرت کا بحرِ ذخار ہے کہ اگر سارے عالَم کو بخش دے تو اس کی مغفرت کے غیر محدود سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ کیوں؟ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یَامَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ اے وہ ذات کہ ہمارے گناہوں سے جس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ جو سورج کی طرف تھوکتا ہے تو اس کا تھوک اس کے ہی منہ پر گرتا ہے۔ اللہ تو بڑی شان والا ہے، اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ گناہوں سے ہم کو ہی نقصان پہنچتا ہے لہٰذا سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت کو سکھا رہے ہیں کہ یوں کہو یَامَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ اے وہ ذات کہ ہمارے گناہوں سے جس کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا، وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ اور بندوں کو معاف کرنے سے اس کی مغفرت کچھ کم نہیں ہوتی۔ اس کے خزانۂ مغفرت میں کوئی کمی نہیں آتی، فَاغْفِرْلِيْ مَالَا يَضُرُّكَ تو میرے ان گناہوں کو آپ معاف کر دیجیے جن سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہم لوگ تو دوسروں کو معاف کرنے میں اس لیے دیر کرتے ہیں کہ ہم کو نقصان پہنچا ہے، یہ دلیل اس کے اندر پوشیدہ ہے، وَهَبْ لِيْ مَالَا يَنْقُصُكَ[ۓ] جس چیز کے دینے سے آپ کے خزانے میں کمی نہیں آتی وہ مغفرت کا خزانہ ہم کو دے دیجیے۔

حدیث اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ کی عاشقانہ شرح

اور کیوں دے دیجیے؟ ایک مقام پر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ایک اور خوبی اور ایک اور صفت کا واسطہ دے کر سکھایا کہ اس طرح بھی معافی مانگو اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ اے اللہ! آپ بہت معافی دینے والے ہیں اور بہت کریم ہیں یعنی نالائقوں کو بھی معاف کرنے والے ہیں۔ جو اس درجہ نالائق ہو کہ گناہ کرتے کرتے اس قابل ہو گیا ہو کہ معافی کے قابل بھی نہ رہا ہو، ایسوں کو بھی مہربانی سے محروم نہ کرنے کا نام کرم ہے، لہٰذا

ۓ شعب الایمان للبیہقی: ۴۶۵/۵ (۳۰۵)، ھذا دعاء ابی بکر الساسی، فصل فی قراءۃ القراٰن بالتفخیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہ سکھایا کہ عَفُوٌّ کے بعد کَرِیْمٌ بھی کہو کہ اے اللہ! اگرچہ ہم اپنی مسلسل نالائقیوں سے، مسلسل بے وفائیوں سے اور بے غیرتی کے اعمال سے آپ کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہیں اور اس قابل نہیں ہیں کہ آپ ہمیں معاف فرمادیں لیکن آپ کریم ہیں اور کریم کے معنٰی یہ ہیں کہ جو نالائقوں کو بھی اپنی مہربانی سے محروم نہ کرے، اس لیے آپ ہم پر رحم فرمادیجیے، اپنے کرم سے ہم کو محروم نہ کیجیے کیوں کہ آپ کریم ہیں اور کریم نالائقوں کو بھی محروم نہیں کرتا۔

حق تعالیٰ کا محبوب عمل

اور صرف یہی نہیں کہ آپ بہت معافی دینے والے کریم ہیں بلکہ تُحِبُّ الْعَفْوَ اپنے معاف کرنے کے عمل کو آپ بہت محبوب رکھتے ہیں یعنی جب آپ کسی بندے کو معافی دیتے ہیں تو آپ کو یہ عمل بہت پیارا، بہت محبوب ہے۔ سبحان اللہ! یہ کس کا جواب ہے؟ مخلوق کا جواب ہے کہ ہم لوگ اپنے ستانے والے کو جب معاف کرتے ہیں تو ہمیں مزہ نہیں آتا، دل میں دکھن رہتی ہے لیکن پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کے مزاج مبارک، مزاج عظیم الشان، مزاج عالی شان کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ دیکھیے! کسی شیخ کا مزاج معلوم کرنا ہو تو شیخ کے مقرب سے پوچھتے ہیں کہ شیخ کیا چیز پسند کرتے ہیں؟ بادشاہ کا مزاج معلوم کرنا ہو تو بادشاہ کے مقرب سے پوچھتے ہیں تو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا نہیں۔ پس سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حق تعالیٰ کا مزاج شناس دونوں جہاں میں کوئی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے مزاجِ مبارک، مزاج عظیم، مزاج عالی شان کو جتنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں دونوں جہاں میں کوئی نہیں جانتا لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ کے مزاج سے اُمت کو باخبر فرمارہے ہیں کہ تمہارے پالنے والے کا یہ مزاج ہے اور ہمیں سکھارہے ہیں کہ اللہ میاں سے ایسے مانگو کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ[۵] اے اللہ! آپ معاف کرنے کو محبوب رکھتے ہیں، اے اللہ! جب آپ کسی کو معاف کرتے ہیں تو معاف کرنے سے آپ کو تکلیف نہیں ہوتی بلکہ

۵ جامع الترمذی: ۱۹۱/۲، باب من ابواب الدعوات، ایچ ایم سعید

اپنے بندوں کو معافی دینا آپ کو نہایت محبوب ہے اور محدث عظیم مِلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ کتنا پیارا کیا اَیْ اَنْتَ تُحِبُّ ظُهُوْرَ صِفَةِ الْعَفْوِ عَلٰى عِبَادِكَ[۲] اپنے بندوں پر جب اپنی مغفرت کی صفت ظاہر کرتے ہیں اور ان کو معافی دیتے ہیں تو یہ عمل آپ کو نہایت محبوب ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماضی کا صیغہ ارشاد نہیں فرمایا، حال کا صیغہ ارشاد نہیں فرمایا، مضارع کا صیغہ ارشاد فرمایا جس میں حال اور مستقبل دو زمانہ پایا جانا لازم ہے تو معنیٰ یہ ہوئے کہ آپ کی یہ خوبی ہے کہ موجودہ حالت میں بھی معاف کرنے کے عمل سے آپ کو محبت ہے اور آیندہ بھی بندوں کو معاف کرنا آپ کو محبوب ہے۔ آپ کی یہ صفت حالیہ بھی ہے، مستقبلہ بھی ہے کیوں کہ آپ لازوال ہیں تو آپ کی ہر صفت بھی لازوال ہے جو کبھی آپ سے زائل نہیں ہوگی لہٰذا اس وقت بھی معافی دے دیجیے، آیندہ بھی معاف کر دیجیے۔

آہ! کیا پیارا عنوان ہے؟ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہم سب کی جانیں فدا ہوں کہ معافی کا کیسا پیارا مضمون عطا فرمایا کہ تُحِبُّ الْعَفْوَ آپ جب کسی کو معافی دیتے ہیں تو اس عمل کو آپ بہت محبوب رکھتے ہیں یعنی اپنے گناہ گار بندوں کو معاف کرنا آپ کو بہت ہی پیارا، بہت ہی محبوب ہے جیسے کسی کو شکار محبوب ہوتا ہے تو چار بجے رات ہی کو اُٹھ کر کوئی جال لے کر مچھلی کا شکار کرتا ہے، کوئی ہرن کا شکار کرتا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ صاحب آپ کو کون سا شکار محبوب ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کو کون سا شکار محبوب ہے؟ ہم گناہ گاروں کو معاف کر دینا۔ دوستو! اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ کیسا کریم مولیٰ ہم سب کو ملا ہے۔

دوستو! بخاری شریف کی حدیث ہے جس کا ترجمہ اختر کر رہا ہے۔ آہ! کیا پیارا عنوان سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ اے اللہ! جب آپ کسی کو معاف کرتے ہیں تو معاف کرنے میں آپ کو کوئی ناگواری نہیں ہوتی بلکہ معافی دینا آپ کا محبوب عمل ہے تو اس کام کو آپ خود محبوب رکھتے ہیں اور محبوب عمل کو جاری کرنے کے لیے کوئی میدان کوئی فیلڈ تو ہونی چاہیے، لہٰذا ہم گناہ گار اپنے گناہوں کا اعتراف، اپنے گناہوں پر ندامت و استغفار و توبہ کی

[۲] مرقاة المفاتیح: ۳۲۱/۴، باب لیلة القدر، المکتبة الامدادیة، ملتان

گٹھڑی لے کر خود حاضر ہوئے ہیں کہ فَاعۡفُ عَنِّیۡ ہم گناہ گاروں کو معاف فرما کر اپنا محبوب عمل ہم پر جاری کر دیجیے اور ہمارا بیڑا پار کر دیجیے اور فَاعۡفُ عَنِّیۡ میں فاتعقیبیہ ہے کہ جب گناہ گار بندوں کو معافی دینا آپ کا محبوب شکار ہے، ہم گناہوں کے شکار ہیں، ہمیں معاف کرکے شکار کرلیجیے، معاف کرنا آپ کا محبوب عمل ہے تو پھر دیر نہ کیجیے، جلدی سے ہم کو معاف کرکے اپنا محبوب عمل کرلیجیے، ہم تو آپ سے آپ کا محبوب عمل مانگتے ہیں لہٰذا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاتعقیبیہ لگادی کہ اے اللہ! جلد معاف کر دیجیے، معاف کرنے میں دیر نہ کیجیے کیوں کہ معاف کرنا آپ کو خود محبوب ہے، لہٰذا جلد کرم فرمائیے اور کون سا کرم ہم آپ سے مانگتے ہیں؟ حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر ہے ؎

من نگویم کہ طاعتم بپذیر
قلم عفو بر گناہم کش

میں نہیں کہتا کہ میری عبادت کو آپ قبول فرمالیں بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجیے، میرے گناہوں کو محو فرمادیجیے، میرے گناہوں کی فائل غائب فرما دیجیے، جب معافی ہوگئی تو جنت میری ہے۔ لہٰذا اے خدا! آپ کے فضل سے آپ کی صفتِ عفو کا بیان ہوا، لہٰذا اس وقت اے خدا! اختر آپ سے مانگتا ہے۔ اے اللہ! اپنے معاف کر دینے کی صفت کا ہم سب پر ظہور فرما کر ہم سب کو معاف کر دیجیے۔ آپ کا محبوب عمل ہو جائے گا اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔ کیا کہوں اس وقت مجھے اتنا مزہ آرہا ہے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے بیان کرنے پر کہ میں بے حد شکر گزار ہوں۔

فرضیتِ تقویٰ کا عاشقانہ راز

اللہ تعالیٰ نے اپنے مزاجِ الوہیت کی بزبانِ نبوت سارے عالَم کو اطلاع کر دی کہ اے گناہ گارو! کیوں گھبراتے ہو مجھے معاف کرنا محبوب ہے، گناہ پر تم جری تو نہ ہو، گناہ پر بہادری مت دکھاؤ کیوں کہ گناہ میری ناراضگی اور غضب کا بھی سبب ہے اور گناہ سے تم مجھ سے دور ہو جاؤ گے اور ہم تم کو دور کرنا نہیں چاہتے، اس لیے تقویٰ فرض کرتے ہیں۔ تقویٰ

کے فرض ہونے کا راز آج اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرما رہے ہیں کہ جانتے ہو کہ میں تم پر تقویٰ کیوں فرض کررہا ہوں؟ اس لیے کہ ہر گناہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے دور کرتا ہے اور شیطان سے قریب کرتا ہے، گناہ کرکے تم ہم سے دور ہو جاؤ گے اور ہم تم کو اپنی ذات سے دور نہیں کرنا چاہتے، ہم تمہاری دوری کو پسند نہیں کرتے، جب ماں باپ نہیں چاہتے کہ ان کی اولاد ان سے دور ہو تو میں تو ماں باپ کی رحمت کا خالق ہوں، ساری دنیا کے ماں باپ کو رحمت کی بھیک میں دیتا ہوں تو میں کیسے پسند کروں گا کہ میرے بندے مجھ سے دور رہیں، میری محبت چاہتی ہے کہ میرے بندے مجھ سے قریب رہیں لہٰذا تقویٰ کا حکم، گناہ چھوڑنے کا حکم اس لیے دیتا ہوں کہ تم ہم سے دور نہ رہو، ہم تمہیں اپنے قریب رکھنا چاہتے ہیں۔ تقویٰ کی فرضیت کا راز آج زندگی میں پہلی بار اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آج آپ نے ایک نئی بات سنی جو میرے دل میں بھی اس سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔

مغفرت سے طلبِ رحمت کا ربط

پھر بھی اگر خطا ہو جائے اور تقویٰ ٹوٹ جائے تو پھر معافی مانگو، اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ کا حکم بتارہا ہے کہ ہم سے خطائیں ہوں گی جب ہی تو معافی مانگنے کا حکم دے رہے ہیں لہٰذا کہو رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اے پالنے والے! مجھے معاف کردیجیے تو لفظ رَبَّا میں بہت عظیم الشان لطف ہے اور معافی مانگنے میں عجیب مزہ ہے، معافی مانگنا بڑا مزیدار عمل ہے، اس کا مزہ کچھ نہ پوچھو لیکن جب مغفرت مانگو تو رحمت بھی مانگو۔

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ[ے]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا کہ قُلْ اے نبی! آپ فرمایئے، پڑھتے رہیے، اس وقت بھی پڑھیے، آیندہ بھی پڑھتے رہیے، تمام زندگی پڑھتے رہیے، یہ قُلْ کا ترجمہ ہے۔ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ اے ہمارے پالنے والے! ہم کو بخش دیجیے۔ وَارْحَمْ اور رحم بھی کردیجیے۔ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ اور آپ بہترین رحم کرنے والے

ے المؤمنون: ۱۱۸

ہیں تو مغفرت کے بعد رحمت کو کیوں نازل فرمایا؟ اس کا جواب علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں دیا کہ مغفرت کے بعد رحمت کا ایک خاص ربط ہے۔ مغفرت کے معنیٰ ہیں بِسَتْرِ الْقَبِیْحِ وَاِظْھَارِ الْجَمِیْلِ[۸] اللہ تعالیٰ جب معاف فرمادیتے ہیں تو اس کی بُرائیوں کو چھپادیتے ہیں اور نیکیوں کو ظاہر فرمادیتے ہیں اور رحمت کے معنیٰ ہیں اَیْ تَفَضَّلْ عَلَیْنَا بِفُنُوْنِ الْاٰلَاءِ مَعَ اسْتِحْقَاقِنَا بِاَفَانِیْنِ الْعِقَابِ[۹] اب ہمارے اوپر اے اللہ! طرح طرح کی نعمتیں برسا دیجیے کیوں کہ آپ نے ہمیں معاف کردیا، ہم کو بخش دیا، باوجود اس کے کہ ہم اَفَانِیْنِ الْعِقَابِ کے مستحق تھے۔ فَنٌ کی جمع فُنُوْنٌ اور فُنُوْنٌ کی جمع اَفَانِیْنٌ جو طرح طرح کے عذابوں کا مستحق تھا تو جب ہم نے معافی مانگ لی اور آپ نے ہم کو بخش دیا تو اب ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازش کیجیے۔ اس نالائق بندے کو جو طرح طرح کے عذاب کا مستحق تھا اب اس پر اپنی نعمتوں کی بارش کردیجیے۔ یہ تفسیر روح المعانی پیش کررہا ہوں جو عربی زبان میں ہے، اس کا اردو ترجمہ پیش کررہا ہوں۔ دیکھیے! جب بچہ ابّا کو راضی کرلیتا ہے کہ ابّا معاف کردو تو جب ابّا مسکرادیتا ہے اور بچہ علامت سے سمجھ جاتا ہے کہ اب ابّا نے معاف کردیا تو پھر ابّا سے کہتا ہے کہ ابّا پیسہ دیجیے، لڈو دیجیے، ٹافی دیجیے، جس درجے کا بچہ ہوتا ہے اسی درجے کی درخواست کرتا ہے، اگر نادان بچہ ہے تو ٹافی ہی پر رہے گا، اگر اور سمجھ دار ہے تو لڈو مانگے گا، اور سمجھ دار ہے تو موٹر مانگے گا، اور سمجھ دار ہے تو بلڈنگ مانگے گا، اور سمجھ دار ہے تو کارخانہ مانگے گا جس طرح ہر بچے کی مانگ الگ ہوتی ہے اسی طرح ہر بندے کی درخواست الگ ہوتی ہے، بندہ جتنا اللہ کو پہچانتا ہے، جتنا اللہ والا ہوتا ہے اس کی درخواست بھی اتنی ہی بلند ہوتی ہے۔

رحمت کے چار معنیٰ

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رحمت کی چار تفسیر کی ہیں کہ اے اللہ! اب جب ہم نے آپ سے معافی مانگ لی تو چار قسم کی رحمت عطا فرمائیے:

---

۸ روح المعانی: ۳/۷۱، البقرۃ (۲۸۶)، دار احیاء التراث، بیروت

۹ روح المعانی: ۱۱/۴۲، ذکر تفسیرہ فی سورۃ التوبۃ (۱۱۷)، دار احیاء التراث، بیروت

۱) توفیق طاعت و فرماں برداری دے دیجیے۔۲)فراخیٔ معیشت۔میری روزی بڑھا دیجیے۔گناہ کی وجہ سے جو روزی میں برکت نہیں تھی،اب روزی میں برکت ڈال دیجیے۔۳)بے حساب مغفرت کافیصلہ فرمادیجیے۔۴)دخولِ جنت۔جنت میں داخلہ دے دیجیے۔یہ چار معنیٰ ہیں رحمت کے۔

گناہوں کے نقصانات

اس کے بعد جو دوسری آیت میں نے تلاوت کی تھی اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ[۱۰] اب اگر کوئی گناہوں پر جرأت کرتا ہے، اللہ سے معافی نہیں مانگتا تو اللہ سے ڈرو، وہ تمہارے گردے بے کار کر سکتا ہے، تمہیں کینسر میں مبتلا کرسکتا ہے، تمہاری روزی سے برکت اُٹھاسکتا ہے، سارے عالم کو تمہارے لیے عذاب بناسکتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے تو بیوی بچے بھی نافرمان ہوجاتے ہیں، عزیز و اقارب بھی دُشمن ہوجاتے ہیں، حتیٰ کہ گھوڑا گدھا بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے۔خواجہ عزیز الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر ہے ؎

نگاہِ اقربا بدلی مزاجِ دوستاں بدلا
نظر اِک اُن کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے سارا جہاں اس کا نافرمان ہوجاتا ہے۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو میری بیوی بھی نافرمان ہوجاتی ہے، میرے بچے بھی مجھے ستاتے ہیں، میرا گھوڑا بھی خلاف چلتا ہے اور میرا گدھا بھی نافرمان ہوجاتا ہے۔یہ وہ دنیاوی حکومت نہیں ہے کہ پاکستان میں جرم کرکے برطانیہ یا امریکا میں جاکر سیاسی پناہ لے لی۔اللہ کا مجرم کہیں سیاسی پناہ نہیں پاسکتا کیوں کہ سارے عالَم میں خدا ہی کی حکومت ہے،اسی کی زمین ہے،اسی کا آسمان ہے،لہٰذا جلدی توبہ کرلو،معافی مانگ لو،تب چین پاجاؤ گے۔

عظیم الشان ذکر

استغفار کرنا،اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا، معافی مانگنا بہت بڑا ذکر ہے۔جو اپنے مالک کو راضی کرلے وہ اصلی ذاکر ہے۔ اسی لیے میں نے یہ آیت تلاوت کی کہ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ

[۱۰] الرعد:۲۸

تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ اگر توبہ کرکے مالک کو خوش کرلو، معافی مانگ لو تو تمہارے قلب کو چین آئے گا کیوں کہ ذکر سے دل کے چین کا واسطہ اور رابطہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ضابطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارے سینے میں دل ہم نے بنایا ہے لہٰذا اس دل کو چین صرف ہماری یاد ہی سے ملے گی اور نافرمانی اور گناہ سے تم بے چین اور پریشان رہوگے۔ بے چینی کا سبب گناہ ہے لہٰذا اس کا علاج یہی ہے کہ استغفار کرکے تم ہم کو راضی کرلو۔ یہ بہت بڑا ذکر ہے۔ اس سے بڑا ذکر کیا ہوگا کہ تم اپنے مالک کو راضی کرلو لہٰذا اس آیت کی تلاوت کی یہ وجہ تھی کہ استغفار بہت بڑا ذکر ہے۔ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ جلدی استغفار اور جلدی توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر تم اللہ تعالیٰ کو خوش کردو۔ یہ بہت بڑا ذکر ہے، اس کی برکت سے تم چین وسکون پاجاؤگے ورنہ کہیں سکون نہیں پاؤگے۔

دل گلستاں تھا تو ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
دل بیاباں ہوگیا عالَم بیاباں ہوگیا

جب دل تباہ ہوتا ہے تو سارا عالَم اندھیرا لگتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لوگے تو ان شاء اللہ اس کی برکت سے دل باغ وبہار ہوجائے گا، چین آجائے گا اور جب دل میں چین ہوتا ہے تو سارے عالَم میں چین نظر آتا ہے جب دل غم زدہ ہوتا ہے تو سارے عالَم میں غم نظر آتا ہے۔ یہ آنکھیں تابع دل ہیں، بصارت تابع بصیرت ہے یعنی قلب کا جو حال ہوگا آنکھ کا وہی حال ہوگا۔ اگر دل خوش ہے تو ہر طرف خوشی نظر آئے گی اور اگر دل میں غم ہے تو ہر طرف غم نظر آئے گا، اور اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ اور ذکر کی برکت سے دل میں چین آئے گا تو سارے عالم میں آپ کو چین ملے گا۔ بال بچوں میں بھی سکون سے وہ آدمی رہتا ہے، اور جس کا دل گناہوں سے پریشان رہتا ہے وہ اپنی بیوی سے بھی لڑتا ہے، بچوں کی بھی پٹائی کرتا ہے، ہر شخص سے الجھتا ہے کیوں کہ اس کا دل معتدل اور نارمل (Normal) نہیں ہے، مثل پاگل ہوجاتا ہے۔ پاگل آدمی ہر ایک کو ستاتا ہے، پاگل کا کیا بھروسہ۔ یاد رکھو! جو عقل کا خالق ہے جب اس کو راضی کروگے تو عقل ٹھیک رہے گی ورنہ جو جتنا گناہ کرتا ہے عقل خراب ہوتی چلی جاتی ہے اور عقل کی خرابی سے آدمی پاگل ہوتا ہے اور پاگل نہ خود چین سے رہتا ہے نہ چین سے رہنے دیتا ہے۔ آج کا جو مضمون ہے بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور آج کیا سارے عالَم میں اختر

جہاں جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد شامل حال ہوتی ہے۔

آپ چاہیں ہمیں ہے کرم آپ کا
ورنہ ہم اس کرم کے تو قابل نہیں

بزرگوں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی ستّاری اور پردہ پوشی اور رحمت کی یاری اور بارش ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔ اب اس کے بعد ایک حدیث کا ترجمہ کرکے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

توبہ کرنے والا بھی اللہ کا محبوب ہے

بعض گناہ گاروں کو شیطان بہکاتا ہے، مایوس کرتا ہے کہ تم سے اللہ تعالیٰ کیسے محبت کرے گا کہ تم نے تو دھندہ بنا رکھا ہے گناہ کا اور دھندہ بھی کیسا جو کبھی مندا نہیں ہوتا، تو کیسا بندہ ہے تو؟ اس کا جواب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا کہ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ[۱] اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور آیندہ بھی محبوب رکھے گا اس بندے کو جو مؤمن ہے اور کیسا مؤمن ہے اَلْمُفَتَّنْ جس سے بار بار گناہ ہو جاتا ہے، فتنۂ گناہ میں بار بار مبتلا ہوتا ہے مگر ایک خوبی اس میں ایسی ہے جو سبب ہے اس کی محبوبیت کا اور وہ اس کی فائنل رپورٹ ہے، وہ کیا ہے؟ اَلتَّوَّابْ وہ بہت زیادہ توبہ کرنے والا بھی ہے، اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگتا ہے، گناہ کرکے خوش نہیں ہوتا، پچھتاتا ہے کہ آہ! میں نے کیوں اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا، اس لیے نادم ہو کر دل کی گہرائی سے توبہ کرتا ہے اور توبہ کی چار شرطوں کے ساتھ توبہ کرتا ہے۔

توبہ سے محبوبیت کی ایک عجیب تمثیل

گناہ سے فوراً بھاگ جاتا ہے، گناہ سے علیحدہ ہو کر فوراً توبہ کرتا ہے، اگرچہ بار بار فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے لیکن توبہ صادقہ کی برکت سے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ یہ بتاؤ! اگر ماں کے سینے پر چھوٹا بچہ پاخانہ کردے تو کیا اماں اسے چاقو سے ذبح کردیتی ہے یا نہلا دھلا کر پھر پیار

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح:۲۰۶/۱، باب الاستغفار والتوبۃ، المکتبۃ القدیمیۃ

کرتی ہے؟ نیا کپڑا پہناتی ہے یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے بندوں کو تقویٰ کا نیا نیا لباس پہناتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں لباس کی کمی نہیں ہے، ماں تو تھک سکتی ہے کہ اب میرے پاس چڈی نہیں ہے، پیمپر (Pamper) بھی نہیں ہے، اب تجھے کیا پہناؤں لیکن اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے، تقویٰ کے بے شمار لباس ان کے پاس ہیں۔ جب بندے نے توبہ کی کہ اے اللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی، معاف کردیجیے، اس حرام مزے سے میں سخت نادم و شرمندہ ہو کر معافی چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ فوراً معاف فرما دیتے ہیں۔ توبہ کی پہلی شرط یہ ہے:

۱) گناہ سے الگ ہو گیا۔

۲) شرمندہ ہو گیا، دل کو دُکھ پہنچ گیا کہ آہ! میں نے کیوں گناہ کیا؟ قلب میں ندامت پیدا ہو گئی۔

۳) آیندہ کے لیے پکا ارادہ کرتا ہے کہ اے اللہ! اب آپ کو آیندہ کبھی ناراض نہیں کروں گا، اگرچہ دل کہتا ہے کہ تو پھر کرے گا لیکن دل کی بات نہ ماننے کا عزم رکھتا ہے، اگرچہ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ تو پھر مبتلا ہو گا، شیطان یہ وسوسہ ڈالے تو کہہ دو کہ اگر دوبارہ گناہ کر بیٹھوں گا تو پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا، ان کے در کے علاوہ اور کوئی در بھی تو نہیں ہے۔ کیا ماں نہیں جانتی کہ میرا بچہ دوبارہ پاخانہ کرے گا؟ ماں کو یقین ہے کہ ابھی ایک سال کا بچہ ہے یہ تو دوبارہ پاخانہ کرے گا لیکن وہ اپنے بچے کی صفائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی توفیق توبہ دے کر اپنے گناہ گار بندوں کو معاف کردیتا ہے، اگرچہ جانتا ہے کہ یہ ظالم پھر گناہ کرے گا۔ اس حدیثِ پاک کی شرح کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے ان بندوں کو جو بار بار گناہ کے فتنے میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر توبہ بھی زبردست کرتے ہیں۔

ندامت کے آنسوؤں کی کرامت

جو بندے تَوَّاب ہیں، کثیر التوبہ ہیں یعنی بہت زیادہ روتے ہیں، بہت زیادہ اللہ سے معافی مانگتے ہیں، ان کے یہ آنسو اللہ کے خزانے میں جمع ہو جاتے ہیں، ایسا بندہ کبھی رائیگاں نہیں ہو گا، ان شاء اللہ، چاہے شیطان و نفس اس کو گناہوں کے جنگل میں اللہ سے کتنے ہی دور لے جائیں لیکن وہ جو پہلے اللہ تعالیٰ سے رویا تھا کہ اے اللہ! میری حفاظت کرنا، گناہوں سے مجھے ضایع نہ ہونے دینا اس کے وہ سابقہ آنسو اللہ کی بارگاہ میں محفوظ تھے، اللہ تعالیٰ ندامت کے ان آنسوؤں کو رائیگاں نہیں کرتا، پھر ان آنسوؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے کو

تلاش کرتی ہے کہ اے فرشتو! میرا بندہ مجھ سے بہت دور ہوگیا، تم جاکے پھر اس کے دل میں توفیق ڈالو کہ توبہ کرکے پھر میرے پاس آجائے لہٰذا جو لوگ روتے ہیں کہ اللہ! ہمیں اپنی حفاظت میں رکھنا، ہمیں ضایع نہ ہونے دینا، خاتمہ ہمارا ایمان پر کرنا اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے، ایسے رونے والے بندے ضایع نہیں ہوتے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا خاتمہ خراب نہیں ہوگا، جس کا خاتمہ خراب ہوتا ہے اس کو رونے کی توفیق نہیں ملتی۔اسی لیے محدثین نے لکھا ہے کہ ابلیس کو کبھی اپنے گناہ پر ندامت نہیں ہوئی، اس ظالم نے ہمیشہ اَنْظِرْنِیْ کہا کہ مجھے مہلت دیجیے، میں آپ کے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ یہ ظالم اگر اُنْظُرْ اِلَیَّ کہہ دیتا کہ مجھ پر ایک نظر ڈال دیجیے تو معاف ہوجاتا، لیکن اُنْظُرْ اِلَیَّ نہیں کہا اَنْظِرْنِیْ کہتا رہا کہ مہلت دیجیے تاکہ میں آپ کے بندوں کو بہکاتا رہوں، اس کو اُنْظُرْ اِلَیَّ کی توفیق نہیں ہوئی کیوں کہ یہ مردود تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت مانگنے کی توفیق نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ جس کو مقبول رکھتا ہے اس کو نظرِ عنایت مانگنے کی توفیق دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلطی ہوگئی، نالائق ہوں مگر آپ کا ہوں، آپ ہی ہمارے واحد خدا ہیں، آپ کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جاؤں کہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ اگر گناہ گاروں کا الگ خدا ہوتا، نیک بندوں کا الگ خدا ہوتا تو وہاں چلا جاتا لیکن آپ ہی ایک خدا ہیں، نیکوں کے بھی آپ خدا ہیں اور گناہ گاروں کے بھی آپ ہی خدا ہیں لہٰذا آپ کا دروازہ نہیں چھوڑوں گا، اگر گناہ نہیں چھوٹتے تو آپ کو بھی نہیں چھوڑوں گا، اگر کسی کو بار بار دست آرہے ہیں تو ہر دفعہ استنجا بھی کرتا ہے اور کپڑے بھی بدلتا ہے لہٰذا اگر بار بار گناہ ہوتے ہیں تو بار بار توبہ کرتے رہو، ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ پکی توبہ کی توفیق دے دے گا کہ میرا بندہ ہمیشہ رو رو کے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو ان کو بھی رحم آجائے گا کہ لاؤ! اب اس ظالم کو گناہ کرنے ہی نہ دو۔ اللہ تعالیٰ ایسی ہمت اور ایسی توفیق دے گا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ پھر مرتے دم تک ایک گناہ بھی نہیں کروگے لیکن ہمارا کام رونا ہے، روتے رہو، روتے رہو، روتے رہو، یہاں تک کہ ان کو رحم آجائے، خوب سمجھ لو یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، اس میں نااُمیدی نہیں، یہاں اُمیدوں کے ہزاروں آفتاب روشن ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

❀❀❀❀

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا۔ نفس پر جبر کرکے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہوجائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہوجائے گا:

۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِرُّوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَادُوْنَ الْقَبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ
بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

ترجمہ: داڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب
اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور داڑھی داڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ)
سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملے میں آج کل عام غفلت ہے۔ بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جبکہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بددُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بددعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ

اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)...اللہ و رسول کا نافرمان ۲)...آنکھوں کا زناکار ۳)...ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِي الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو

اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہو جائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللّٰه اَللّٰه پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح دُرود شریف کی (۱۰۰ بار)۔

❁❁❁❁

انسان گناہ کرتے کرتے اگر اس مقام پر پہنچ جائے کہ یہ محسوس کرے کہ اب اس سے زیادہ گناہ نہیں ہو سکتے اور پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت اس کے گناہوں کے انبار معاف کرنے میں ایک لمحہ دیر نہیں لگائے گی۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کی پرواہ بھی نہ ہوگی کہ انہوں نے آن واحد میں اپنے بندے کے کتنے گناہ معاف کر دیے ہیں۔

شیخ العرب والعجم مجدد زمانہ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ ''امید مغفرت و رحمت'' بندوں کو اپنے مالک حقیقی سے رحمت ومغفرت کی امید دلانے کا عجیب وغریب نسخہ ہے۔ اس وعظ میں حضرت والا نے امت کو پُر درد انداز میں نصیحت فرمائی ہے کہ وہ گناہوں پر معافی نہ ملنے سے ناامید ہو کر مزید گناہوں پر جری نہ ہوں بلکہ اللہ سے گناہوں کی معافی طلب کر کے آئندہ زندگی پاکیزہ انداز میں گزارنے کی کوشش کریں۔

www.khanqah.org

ناشر

کتب خانہ مظہری